احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 24 فروری 2003ء 22 ذوالحج 1423 ہجری - 24 تبلیغ 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 42

بہادر کون ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے

اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر عن الغضب حدیث نمبر 5649)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں-

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک جو امرت سر کے میڈیکل مشن کے مشنری تھے اور مباحثہ آتھم میں عیسائیوں کی جانب سے پریذیڈنٹ تھے ایک دن خود بھی مناظر رہے- انہوں نے 1897ء میں حضرت مسیح موعود کے خلاف ایک مقدمہ اقدام قتل کا دائر کیا- یہ مقدمہ کچھ عرصہ تک چلتا رہا اور بالآخر محض جھوٹا اور بناوٹی پایا گیا اور حضرت اقدس عزت کے ساتھ اس مقدمہ میں بری ہوئے- میں جو اس مقدمہ کو شائع کرنے والا ہوں اور ایک عینی شاہد ہوں اس وقت عدالت میں موجود تھا- جب کپتان ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے کہا کہ:-

''کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر مقدمہ چلائیں اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ کو حق ہے''-

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:-

''میں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا- میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے''-

اس موقع پر اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا- جس پر قتل کے اقدام کا مقدمہ ہو- وہ اپنے دشمن سے ہر ممکن انتقام لینے کی کوشش کرتا- مگر حضرت مسیح موعود نے اپنے دشمنوں کو معاف کرو کی تعلیم پر صحیح عمل کر کے دکھایا- ایک وقت تھا کہ مارٹن کلارک نے مباحثہ امرتسر میں حضرت اقدس کو اور آپ کی جماعت موجودہ کو چائے کی دعوت دی مگر آپ نے غیرت دینی کی بناء پر اس دعوت کو مسترد کیا- کہ یہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرتا ہے- اور مجھے دعوت دیتا ہے میری غیرت اس کو قبول نہیں کر سکتی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کے ہاں چائے پیئوں اس حیثیت کا دشمن ہو اور پھر ذاتی طور پر اس نے حضرت مسیح موعود کو خطرناک سازش کا نشانہ بنانا چاہا ہو- اس میں وہ بری ہو کر اپنے اور نبی کریم کے دشمن سے جائز طور پر انتقام لے سکتے تھے مگر آپ نے ایک منٹ کے لئے بھی اس کو گوارا نہ فرمایا- اور کوئی مقدمہ کرنا نہ چاہا یہ عفو اور درگزر اگر ایسی حالت میں ہوتا کہ آپ کو قدرت نہ ہوتی تو اس کی کچھ قدر و قیمت نہ ہوتی لیکن ایسے موقع پر آپ نے دکھایا کہ آپ کو حق تھا اور قانونی طور پر آپ سزا دلا سکتے تھے- مگر آپ نے پسند نہ فرمایا اور معاف کر دیا-

(سیرۃ مسیح موعود از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب ص 114)

قابل رشک کون ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے وہ کون ہیں- جن پر رشک کرنے کی اجازت ہے- ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا- ایسے شخص پر بے شک رشک کرو- اگرچہ ایسے اشخاص اپنے اس خرچ کو چھپاتے ہیں- چھپانے کی کوشش کرتے ہیں- مگر یہ ظاہر ہو بھی جاتا ہے اور اللہ کی تقدیر اسے ظاہر کر دیا کرتی ہے- بعض دفعہ اس لئے تا کہ دوسروں کو نصیحت ہو- پس جب ان کو دیکھو تو ان پر رشک کرو- دوسرا ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم و حکمت دی ہو- جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہو- اور لوگوں کو سکھاتا ہو- تو دانائی اور علم و حکمت کو بنی نوع انسان کے حق میں استعمال کرنا چاہئے اور یہ بھی ایک ایسا خرچ ہے جس کے نتیجے میں دانائی اور علم و حکمت میں ترقی ہوتی ہے- یہ خدا کے عطا کردہ مال کی طرح جو ہمیشہ بڑھتا ہے یہ بھی بڑھتی رہتی ہے-

(الفضل انٹرنیشنل 20 فروری 1998ء)

''فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نادار مریضوں کے لئے عطیات کی تحریک''

فضل عمر ہسپتال نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج و معالجہ فراہم کرنے میں سرگرم عمل ہے- ہر سال ہزاروں افراد اس سہولت سے استفادہ کرتے ہیں- ملک میں مہنگائی کو مدنظر رکھتے ہوئے غریب اور مستحق افراد کا علاج و معالجہ کروانا ان کے بس میں نہیں رہا اور دوسری طرف ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے اس سہولت کو فراہم کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے-

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس مد میں دل کھول کر اپنے عطیات پیش کریں تا کہ ہسپتال میں آنے والا کوئی بھی مریض بغیر علاج و معالجہ کے واپس نہ لوٹایا جائے- خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بے شمار برکتیں نازل فرمائے-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1970ء ②

13 اپریل حضور کی صدر نائیجیریا یعقوبوگودن سے ملاقات اور ابادان یونیورسٹی میں خطاب۔

15 اپریل حضور نے نائیجیریا کی احمدی جماعتوں سے مشورہ کے بعد 16 مزید سیکنڈری اور ہائی سکول اور 4 نئے میڈیکل سنٹر کھولنے کے منصوبے کا اعلان فرمایا۔

16 اپریل حضور نے لیگوس نائیجیریا میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

17 اپریل حضور نے لیگوس میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور بعد نماز جمعہ لیگوس یونیورسٹی کے طلبہ اور پروفیسروں سے ملاقات کی۔ نائیجیریا میں پاکستانی ہائی کمشنر کی طرف سے دعوت دی گئی۔

19,18 اپریل اڑیسہ بھارت میں صوبائی کانفرنس کا انعقاد۔

18 تا 26 اپریل حضور کا دورہ غانا۔ 18 اپریل کو حضور دارالحکومت اکرا پہنچے۔

19 اپریل حضور نے اکرا میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا اور خطاب فرمایا۔

20 اپریل حضور کی صدر غانا کے اے افریقا سے ملاقات۔

20 اپریل حضور اکرا غانا سے بذریعہ کار اشانٹی ریجن کے صدر مقام کماسی تشریف لے گئے۔

21 اپریل حضور نے احمدیہ مشن ہاؤس کماسی غانا کی دو منزلہ عمارت کا افتتاح فرمایا۔

21 اپریل حضور نے کماسی میں تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کے طلبہ سے خطاب فرمایا۔

21 اپریل شام کو حضور نے کماسی یونیورسٹی سے خطاب فرمایا۔

22 اپریل حضور ٹیچی مان غانا تشریف لے گئے۔ بیت الذکر کا افتتاح فرمایا اور لجنہ ہال کا سنگ بنیاد رکھا۔

22 اپریل حضور نے کماسی میں وا کی جماعت سے ملاقات کی اور عربی میں خطاب فرمایا۔

24 اپریل حضور کی اکرا میں پریس کانفرنس اور پھر سالٹ پانڈ میں آمد اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جمعہ کے بعد حضور نے احباب سے پھر خطاب فرمایا۔

27 تا 29 اپریل حضور کا دورہ آئیوری کوسٹ۔ آبی جان پہنچے۔

27 اپریل آبی جان میں بعد نماز مغرب احباب سے حضور کا خطاب۔

28 اپریل آبی جان میں بعد نماز عشاء احباب سے حضور کا خطاب۔

29 اپریل حضور نے آبی جان میں احمدیہ عربک سکول کے بچوں کی دعوت کی۔

29 اپریل تا یکم مئی حضور کا دورہ لائبیریا۔ منروویا پہنچے۔

29 اپریل حضور کی صدر لائبیریا ولیم ٹب مین سے ملاقات۔

30 اپریل لائبیریا میں لبنانی سفیر کی حضور سے ملاقات۔ حضور نے عربی میں گفتگو فرمائی شام کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اور صدر لائبیریا کی طرف سے ایک ضیافت میں شرکت فرمائی۔

اپریل جرمنی مشن کا مرکز ہمبرگ سے فرینکفرٹ منتقل کر دیا گیا۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

66

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

قدرت کا اک نشان

خدا تعالیٰ کی قدرتوں کی انتہا نہیں۔ ہر چیز خدا کے اشارہ پر حرکت کرتی ہے اور غیر معمولی حالات میں داعیان الی اللہ کے حق میں تائید و نصرت الٰہی کے نشان ظاہر ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا رحمت علی صاحب مرحوم ایک بار انڈونیشیا کے شہر پاڈانگ میں ہالینڈ کے ایک عیسائی پادری سے احمدیت اور عیسائیت کے بارہ میں گفتگو کر رہے تھے جسے سننے کے لئے لوگ بکثرت وہاں جمع تھے۔ اسی اثناء میں اچانک موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ اس علاقہ میں یہ معمول ہے کہ جب بارش شروع ہو جائے تو کئی کئی گھنٹے مسلسل برستی رہتی ہے اور رکنے کا نام نہیں لیتی۔

دینی گفتگو میں جب وہ پادری دلائل کے میدان میں عاجز آ گیا تو اپنی شکست پر پردہ ڈالنے کے لئے اچانک یہ عجیب وغریب مطالبہ کر ڈالا کہ اگر واقعی عیسائیت کے مقابل پر تمہارا مذہب سچا ہے تو ذرا اپنے خدا سے کہئے کہ وہ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھائے اور اس موسلا دھار بارش کو اسی وقت بند کر دے۔ بظاہر اس پادری نے اپنے زعم میں ایک ناممکن بات کا مطالبہ کیا اور بارش کے معمول پر قیاس کرتے ہوئے اسے کامل یقین ہوگا کہ ایسا ہرگز نہ ہو سکے گا۔ لیکن دنیا نے اس موقع پر خدائی غیرت اور دعوت الی اللہ کے میدان میں تائید الٰہی کا ایک حسین کرشمہ دیکھا۔ پادری کے مطالبہ کرتے ہی حضرت مولانا موصوف نے اپنے زندہ خدا پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے بڑی پر اعتماد اور جلالی آواز میں بارش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

''اے بارش! تو اس وقت خدا کے حکم سے تھم جا اور (دین حق) کے زندہ اور سچے خدا کا ثبوت دے!''

قادر وتوانا زندہ خدا پر قربان جایئے کہ ابھی چند منٹ بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ موسلا دھار بارش خلاف معمول تھم گئی اور وہ پادری اور سب حاضرین اللہ تعالیٰ کے اس عظیم نشان پر انگشت بدنداں رہ گئے!

(تبلیغی میدان میں تائید الٰہی کے واقعات ص 34)

صبر وتحمل

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک شخص لکھنؤ سے آیا۔ اور اس نے مقابلہ کی خواہش کی۔ اور کہا میں آپ کو آپ کے دعوے میں جھوٹا ثابت کروں گا۔ حضرت مسیح موعود نے اس کی سخت کلامی سن کر فرمایا:۔

میرے دلائل تو متقیوں پر اثر کرتے ہیں وہ کہنے لگا۔ کہ آپ نے اتنا بڑا دعویٰ کر دیا۔ مگر آپ قاف کا تلفظ تک صحیح ادا نہیں کر سکتے۔

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب حضرت مسیح موعود کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ یہ سن کر غصے میں آ گئے۔ اور اسے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ مگر حضرت مسیح موعود نے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ سید صاحب بھی ہمارے مہمان ہیں۔ اور آپ بھی ہمارے مہمان ہیں۔ اور میں درمیان میں صلح کرانے والا ہوں پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ اچھا آپ نے عربی پڑھی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر فرمایا۔ کہ حدیث بھی پڑھی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر فرمایا۔ کہ آپ نے وہ حدیث نہیں پڑھی۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مہدی کی زبان میں ثقل ہوگا۔ اس پر وہ مان گیا۔ اور بیعت کی اور آپ کی مدح میں قصیدہ لکھا۔ اس شخص کا نام مولوی یوسف خاں تھا۔''

(الحکم 21 مارچ 1936ء)

ایک اور تین

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔

لنڈن میں عیسائیوں کا ایک کتب خانہ تھا۔ جس پر لکھا تھا۔ ''تثلیثی کتب خانہ'' میں نے اس کے اندر جا کر کتب فروش سے سوال کیا۔ کہ تثلیثی کتب خانے سے کیا مراد ہے۔ اس نے عیسائی پادریوں کی طرح ایک لمبی تقریر کی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ خدا تین ہیں۔ باپ بیٹا اور روح القدس مگر تین ایک ہیں اور ایک تین۔

میں نے اس سے بحث شروع کی کہ بات علم ریاضی کے بالکل خلاف ہے۔ مگر وہ اپنی بات سے نہ ہٹا۔ تب میں نے ایک کتاب اٹھائی۔ اور کہا کہ میں اس کو خریدنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اس کی قیمت تین شلنگ ہے۔ میں نے اس کے سامنے ایک شلنگ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اس نے کہا دو شلنگ اور دیجئے۔ اس پر میں نے اس سے کہا۔ کہ کوئی حرج نہیں ایک تین ہیں اور تین ایک۔ کتب فروش مسکرایا اور بولا جناب مذہب کی بات اور ہے۔ اور کاروباری بات اور۔

(صادق بیتی 27)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت منشی احمد علی صاحب آف دوالمیال رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود کی تفسیر سورۃ فاتحہ نے آپ کی کایا پلٹ دی اور 1902ء میں قادیان جا کر بیعت کی

ریاض احمد ملک صاحب

حضرت منشی احمد علی صاحب آف دوالمیال نے اپنی زندگی کے دلچسپ واقعات احمدیت قبول کرنے کی دلچسپ سرگزشت- ایمان افروز واقعات اور رویا صادقہ اپنے نواسے مکرم نثار احمد مرحوم کو 1960ء میں قلمبند کروائی تھیں- آپ 10 دسمبر 1965ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے- آپ کے نواسے مکرم نثار احمد صاحب بھی وفات پا گئے ہیں- ایک لمبی تگ و دو کے بعد آپ کی تحریر کروائی گئی سوانح حیات کے بوسیدہ اوراق خاکسار حاصل کرنے میں کامیاب ہوا- اب مکرم منشی احمد علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے حالات زندگی ان کی اپنی زبانی قارئین کی نذر کر رہا ہوں-

حضرت منشی صاحب لکھتے ہیں کہ میری پیدائش 1860ء میں دوالمیال تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم (موجودہ تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال) میں ہوئی- میرے خاندان کا بیشتر حصہ دوالمیال سے جانب مغرب دومیل کے فاصلہ پر موضع ڈھیری سیداں میں مقیم تھا اس زمانہ میں تعلیم کا رواج بہت کم تھا- خصوصاً دیہات میں- مگر اس وقت کے حالات- رواج- اور روایات کے مطابق میری ابتدائی تعلیم پرائمری تک رہی- قرآن کریم کی تعلیم اپنے والد بزرگ مکرم محمود احمد صاحب سے حاصل کی- اور بہت جلد ہی قرآن مجید پڑھ لیا تھا- میں خدا کے فضل سے بچپن ہی سے نماز کا عادی ہو گیا تھا-

دوالمیال میں تعلیم پانے کے بعد میں بھیرہ چلا گیا وہاں کے علماء اور بزرگوں سے فیض حاصل کیا- مجھے علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا- درویشی کی حالت میں میں نے علم صرف ونحو- علم عربی- استاد مولوی خان ملک صاحب کھیوال ضلع چکوال (313 رفقاء حضرت مسیح موعود شائع فہرست رفقاء میں نمبر 197 انجام آتھم) سے پڑھا- فقہ کی کتابیں گلستان و بوستان سعدی مولوی غلام حیدر صاحب جو حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کے رشتہ کے بھائی تھے ؕ سے پڑھیں- مولوی غلام قادر صاحب میرے استاد تھے- میں ان کے پاس صراط مستقیم نامی کتاب پڑھا کرتا تھا- مولوی قادر صاحب بھی حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے رشتہ کے بھائی تھے- لیکن اہل حدیث فرقہ کی بڑی مخالفت کرتے تھے- میں بہت وقت حضرت مولوی نورالدین صاحب کے پاس بیٹھا رہتا تھا مولوی صاحب کی پندونصیحت کی باتیں دلچسپ اور مختصر ہوتی تھیں بھیرہ میں آپ کا بہت بڑا مطب تھا اور کام وسیع طور پر چل رہا تھا- مطب میں بھی آپ لوگوں کو پندونصائح اور واعظ کرتے رہتے تھے سید امیر حسین شاہ صاحب اور حضرت حکیم فضل الدین بھیروی صاحب سے میرے بھیرہ میں رہنے کی وجہ سے جان پہچان تھی-

ملازمت

تعلیم حاصل کرنے کے بعد میں کچھ عرصہ مدرس رہا- اس کے بعد محکمہ پٹوار کی بھی ملازمت کی- اس محکمہ میں رشوت ہوتی تھی- جو مجھے ناگوار گزرتی تھی- ایک دفعہ مجھے زہریلے سانپ نے ڈس لیا- خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے رحم کیا اور میں بچ گیا- دوسری دفعہ ہیضہ کی بیماری کا شدید حملہ ہوا- صدقہ وخیرات سے جان بچی میں نے نتیجہ اخذ کیا کہ اس کا سبب رشوت ہے- آخر اس ملازمت کو چھوڑ دیا آخر میں موضع ڈنڈوٹ کالری تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم (موجودہ تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال) میں گیا- وہاں ایک مشہور بارعب خدا رسیدہ بزرگ بابا فضل خان صاحب نامی تھے- فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے- نماز (عبادات) پنجگانہ اور نماز تہجد کے پابند تھے- ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے ایک رقعہ لکھ کے دیا- جو ایک سکھ دیوا سنگھ کے نام تھا میں نے اسے رقعہ پیش کیا- تو اس نے مجھے بطور منشی لگا کر کام سپرد کر دیا-

قبولیت احمدیت کا واقعہ

1902ء کا واقعہ ہے کہ میں موضع ڈنڈوت میں ملازم تھا- ایک دفعہ ہمارے محکمہ کے بالا افسر بابو عطا محمد صاحب آف جہلم جو محمد ابراہیم صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے والد صاحب تھے وہ ہمارے کام کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لائے- معائنہ کے وقت جب وہ کپاس لگانے لگے تو ان کی جیب سے اخبار الحکم کا پرچہ گر پڑا- وہ میں نے اٹھا لیا- جس نے میری کایا پلٹ دی- معائنہ کے بعد فارغ ہو کر مجھے کہنے لگے کیا آپ یہ پرچہ پڑھیں گے- میں نے کہا- جی ہاں- جب میں نے اخبار کھولا تو اس میں حضرت مسیح موعود کی سورۃ فاتحہ کی جامع تفسیر درج تھی- میں اس کے مطالعہ میں مشغول ہو گیا- پڑھتے ہی میں بے حد متاثر ہو گیا- میں وہ پرچہ گھر لے آیا- تفسیر اتنی دلچسپ اور اس انداز میں تھی کہ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا تھا- آخر کئی بار کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ جس شخص نے سورۃ فاتحہ کی ایسی جامع تفسیر درج کی ہے اس کی زیارت ضرور کرنی چاہئے خدا کی رحمت کی بارش مجھ پر ہوئی تھی- اور یہیں سے میری احمدیت میں شامل ہونے کی ابتدا شروع ہوئی اور اس زیارت کے شوق میں میں نے قادیان جانے کا پختہ ارادہ کر لیا-

قادیان جانے کی تڑپ

چونکہ دل میں قادیان جانے کی ایک تڑپ پیدا ہو گئی تھی ایک جنون سا دل پر طاری تھا- اور دیدار اور وصل کا جذبہ اپنی انتہا پر تھا- میری بیوی کپڑے دھونے لگی اور میں پھر سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں مگن ہو گیا- تین بار پڑھنے کے بعد میں افسران بالا کے پاس رخصت لینے کے لئے حاضر ہوا- اور رخصت کی درخواست دے دی- اور خود کام سے فارغ ہو کر فرصت کے وقت بابو عطا محمد صاحب کے پاس ان کے مکان پر چلا جاتا جو وہاں سے ڈیڑھ دومیل دور تھا- انہوں نے مجھے سلسلہ کی کتب مطالعہ کے لئے دیں- اس ذریعہ سے مجھے ان سے ملنے کا اور احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کا موقع ملتا تھا- انہوں نے اپنی گرہ سے رقم دے کر میرے نام ریویو آف ریلیجنز رسالہ جاری کروا دیا- خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے- آخر کچھ دن بعد میری 20 دن کی رخصت منظور ہو گئی-

سفر قادیان

ریلوے سٹیشن کھیوڑہ سے میں سوار ہو کر ملکوال پہنچا جونہی امرتسر جانے والی گاڑی کے ڈبہ میں داخل ہوا- میرے سامنے والی سیٹ پر ایک سکھ سردار بیٹھا تھا- وہ سکھ سردار خود بخود کہنے لگا مرزا کے پاس قادیان جانا ہوگا- شاید اس نے میرے ہاتھ میں الحکم کا پرچہ دیکھ کر بھانپ لیا ہوگا- پھر کہنے لگا- مرزا بڑا (نعوذ باللہ) فریبی- ٹھگ اور دھوکے باز آدمی ہے- منہ پر ہر وقت نقاب ڈالے رہتا ہے کسی کو اپنی شکل وصورت نہیں دکھاتا- ہر وقت بیمار سا رہتا ہے اس کے ایسے چند بے ہودہ الفاظ سن کر مجھے طیش آ گیا- میں نے اسے منع کیا- اور ڈانٹا- کیونکہ میرے دل میں یقین تھا کہ جس شخص نے سورۃ فاتحہ کی ایسی جامع تفسیر کی ہے وہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا- آخر آپس میں تو تو میں میں کرتے ہاتھا پائی کی نوبت پہنچ گئی- لیکن دوسرے لوگوں نے بیچ بچاؤ کروا دیا-

جب میں امرتسر پہنچا تو میں نے دیکھا سٹیشن پر ہی مولوی لوگ قادیان جانے والے احباب کو روکتے تھے- امرتسر میں اس دن ان کی طرف سے ریلوے سٹیشن کے پاس ہی کوئی مذہبی جلسہ تھا اور ان مولویوں کی آواز میرے کانوں میں آ رہی تھی- لیکن میں نے ان کی طرف ذرہ بھر بھی توجہ نہ کی- آخر گاڑی روانہ ہوئی- اور بٹالہ پہنچ کر گاڑی سے اترا بٹالہ میں بھی یہی مخالفت تھی- ان دنوں بٹالہ سے قادیان تک گاڑی نہیں جاتی تھی- یہ سفر پیدل ہی طے کرنا پڑتا تھا- میں بٹالہ سے پیدل ہی قادیان کی مقدس بستی کی جانب چل پڑا- سڑک بہت خراب اور خستہ حال تھی- جابجا گڑھے پڑے ہوئے تھے- پیدل چلنا بھی دشوار نظر آتا تھا- لیکن میں حضرت مسیح موعود کے عشق اور محبت میں سرشار منزل کی جانب رواں دواں تھا-

جب میں بٹالہ اور قادیان کے درمیان پہنچا وہاں ایک کنواں تھا- ساتھ ہی چند درختوں کے جھنڈ میں ایک بڑ کا درخت تھا- اس کی گھنی چھاؤں کے نیچے چند آدمی بیٹھے شطرنج یا چوپٹ کھیل رہے تھے- جو لباس اور ظاہری شکل وصورت سے (ملنگ) یعنی فقیر معلوم ہوتے تھے- میں ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد قادیان کی جانب چلنے لگا تو انہوں نے میری منزل مقصود دریافت کی- میں نے جواب میں کہا قادیان- پنجابی زبان میں وہ آپس میں کہنے لگے (یار مرزا نے وی کمال کر دتی ہے کہ زمین دے چاروں کھناں دے تندے کھچ لیئے نے) یعنی دوستو مرزا صاحب نے بھی کمال کر دی ہے کہ زمین کے چاروں کونوں سے تمام دنیا کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیا

ہے- میں نے اپنے سارے سفر میں ان چند فقیروں کے سوا کسی کے منہ سے اچھی گفتگو نہیں سنی-

قادیان آمد

جس وقت میں قادیان کے قریب پہنچا- عصر کی نماز کا وقت تھا- باہر کی جانب اینٹوں کا بھٹہ ہوتا تھا- ساتھ میں کنواں بھی تھا- تھوڑی سی جگہ نماز کے لئے بنی ہوئی تھی- میرے دل میں خیال آیا کہ اتنے بڑے بزرگ کی زیارت کے لئے جسم کا پاک ہونا بھی ضروری ہے- میں نے پہلے غسل کیا- اور نماز پڑھی اور پھر قادیان کی مقدس بستی میں داخل ہوا- بازار میں آ کر بطور تحفہ حضرت مسیح موعود کے لئے پھل خریدا- راستے میں مجھے مولوی نجم الدین صاحب بھیرہ والے مل گئے جو حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کے رشتہ دار تھے- وہ میرے پہلے ہی واقف تھے مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے- گلے لگ کر ملے- اس وقت سورج غروب ہونے کو تھا- وہ مجھے اپنے ساتھ بیت مبارک میں لے آئے- احباب نماز مغرب کے انتظار میں تھے- حضرت مسیح موعود بھی تشریف فرما تھے-

حضرت مسیح موعود کا دیدار

اور بیعت

مولوی نجم الدین صاحب نے بیت مبارک کی سیڑھیاں چڑھتے ہی مجھے فرمایا کہ جس بزرگ کی تم زیارت کے لئے آئے ہو- جس کی زیارت کی تڑپ تمہیں دوالمیال سے قادیان لائی ہے وہ بزرگ حضرت مسیح موعود وہ سامنے بیٹھے ہیں- جوں ہی میری نظر اپنے محبوب آقا حضرت مسیح موعود کے چہرہ مبارک پر پڑی بے ساختہ میرے منہ سے نکلا آمنا و صدقنا- کہ واقعی اس زمانہ کے امام اور مسیح آپ ہی ہیں- اور جس بزرگ ہستی یعنی امام الزمان کے متعلق خبر دی گئی تھی درمیانہ قد- گندمی رنگ اور بال سیدھے ہوں گے وہ برحق ہے اور حضرت صاحب بے شک سچے ہیں- اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا- اور حضرت صاحب کا نورانی چہرہ چمک رہا تھا- اور سورج کی کرنیں آپ کے چہرہ مبارک پر پڑ رہی تھیں- اس وقت عجیب ہی نظارہ تھا- حضرت صاحب سرتاپا نور ہی نور تھے- ایسا معلوم ہوتا تھا- کہ نور کی شعاعیں آپ کے چہرہ مبارک سے نکل رہی ہیں- غرض جو کچھ میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا وہ عجیب سماں اور نور ہی نور تھا- دل جس کی تلاش میں تھا- آنکھیں جس کی متلاشی تھیں- سفر جس منزل کے لئے طے کیا تھا- راستے کی تکالیف اور صعوبتیں جس منزل کے لئے سہی تھیں اب وہ منزل میرے سامنے تھی-

اس کے فوراً بعد مغرب کی نماز کھڑی ہو گئی- نماز کے بعد مولوی نجم الدین صاحب نے میری بیعت کے متعلق عرض کی اور حضرت صاحب کی خدمت میں پھل پیش کیا- اور حضرت مسیح موعود نے اپنا مبارک ہاتھ بیعت کے لئے میری طرف بڑھایا میں نے اپنا ہاتھ حضرت صاحب کے ہاتھ میں دے دیا- آج تک اس مبارک ہاتھ کا لمس میں محسوس کر رہا ہوں اور ایک دوسرے آدمی نے اپنی بیعت کے لئے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھ لیا- اور ہم دونوں حضرت مسیح موعود کے ساتھ ساتھ بیعت کے الفاظ دہراتے گئے- بعد میں ہم سب نے بقیہ نماز ادا کی- اس طرح میں نے حضرت مسیح موعود کی زیارت کی- اور حضرت صاحب پر ایمان لا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا- خداتعالیٰ مجھے ایمان کی سلامتی دے اور اس پر میرا خاتمہ بالخیر ہو- میری بیعت کی تاریخ اور میرا نام اس وقت کے اخبار الحکم و بدر میں نہیں چھپا- کیونکہ نماز مغرب کے درمیان ہم دو آدمیوں نے بیعت کی تھی وقت کم تھا- اس لئے نام سلسلہ کے کاغذات میں نوٹ نہیں کئے گئے-

بیعت کے بعد قادیان میں قیام

بیعت کے بعد میں 18 یوم قادیان رہا- ان ایام میں میرا روز کا یہ معمول تھا- اور اتنی قلیل سی رخصت میں زیارت حضرت مسیح موعود کے لئے شوق کی یہ انتہا تھی- دل میں خوشی اور شادمانی اپنے عروج پر تھی- میں ہر نماز کے لئے بہت وقت پہلے بیت میں پہنچ جاتا تھا- جب حضرت صاحب بیت میں تشریف لاتے تو میں آپ کے پاؤں دبانے اور مٹھیاں بھرنے لگ جاتا تھا- اور مجھے اس میں خوشی محسوس ہوتی تھی- اور دل کو سکون ملتا تھا- میرا دل یہی چاہتا تھا- کہ ہر وقت حضرت صاحب کے پاس بیٹھا رہوں اور ان کی باتیں اور نصائح سنوں- جب حضرت صاحب گھر پر تشریف لے جاتے تو میں حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کی مجلس میں جا بیٹھتا- اور وہاں دینی احکام کی باتیں سنتا- عرفان کی باتیں سنتا- دل کی تشنگی کو روحانی پانی سے دور کرتا-

قادیان سے محبت

اس کے بعد جب تک حضرت مسیح موعود زندہ رہے میں بڑی محبت اور شوق سے قادیان جاتا رہا- جب مئی 1908ء میں حضرت مسیح موعود وفات پا گئے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول ہوئے تو آپ کی زندگی میں بھی 1914ء تک ہر سال جلسہ سالانہ پر قادیان جا کر اپنی روحانی تشنگی کو تسکین دیتا رہا- مجھے قادیان سے جنون کی حد تک عشق تھا- کیوں نہ ہو وہ میرے محبوب حضرت مسیح موعود کی بستی ہے- جس بستی نے مجھ ناچیز کو روحانی غذا کھلائی اور حضرت مسیح موعود کی بیعت بھی میں نے اس بستی میں کی- اس کے بعد میں آج تک احمدیت سے وابستہ ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت سے گزر رہا ہوں (یہ آپ بیتی آپ نے 1960ء میں لکھائی تھی)

روحانی تبدیلی اور لذت

بچپن میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قرآن کریم یا حدیث کا سبق حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول سے شروع کیا تھا- تو چھوہارے یا کھجوریں اور مٹھائی بانٹی تھی- وہ میں نے خود بھی کھائی تھی-

میں نماز کا تو بچپن سے ہی عادی تھا- لیکن بیعت کے بعد میرے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا ہوئی اور میں نے نماز کو خشوع و خضوع سے ادا کرنا شروع کیا- اور جب میں نماز ادا کرتا ہوں تو عجیب لطف سا آتا ہے- اس زمانہ میں نمازیں عام طور پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی- اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول پڑھایا کرتے تھے- لیکن مجھے کئی بار حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ بھی نماز ادا کرنے کا اتفاق ہوا- اور اس نماز کا لطف ہی کچھ اور تھا-

سیر کی معیت

جب حضرت مسیح موعود قادیان میں سیر کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو دوست احباب ساتھ ہو جاتے تھے- میں بھی کئی بار حضرت صاحب کے ساتھ گیا ہوں- حضرت صاحب کے ہاتھ میں عصا ہوتا تھا- اور حضرت صاحب بہت تیز رفتار چلتے تھے- ہم سب لوگ ساتھ ساتھ دوڑتے ہی جاتے تھے- لیکن پھر بھی حضرت صاحب سے مل نہ سکتے تھے- راستے میں جو لوگ حضرت صاحب سے سوال کرتے تھے- آپ ان کو جواب دیتے تھے- اور کئی لوگ حضرت صاحب کے کپڑوں کو چھو کر برکت حاصل کرتے تھے-

والدین اور رشتہ داروں کو

دعوت الی اللہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے بعد وہاں میں نے 18 یوم قیام کیا- اس کے بعد جب قادیان سے گھر واپس آیا تو اپنے ماں باپ اور ڈھیری سیداں میں اپنے حقیقی چچا مقبل صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور قبولیت احمدیت کے ذکر کے بعد انہیں احمدیت میں شامل ہونے کی دعوت دی- وہ بغیر کسی حیل و حجت کے ایمان لے آئے اس کے بعد اپنے خاندان کے چند افراد اور اپنے ننھیال میں سے چند افراد کو احمدیت میں شامل کیا- میرے حقیقی چچا مرزا مقبل نے 1907ء میں قادیان جا کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کی (اخبار بدر قادیان 27 جون 1907ء بمطابق 15 جمادی الاول 1325ھ جلد نمبر 6 نمبر 26 جلد نمبر 6 'نمبر 19) اور 1920ء میں وفات پائی-

موضع دھولہ (دو میل جنوب مغرب دوالمیال سے فاصلہ پر) کے مستری خاندان کے پندرہ بیس آدمی میرے ذریعے احمدیت میں شامل ہوئے- یہ راجگیری کا کام میرے ماتحت کرتے تھے- ان کے علاوہ میرے ذریعے سے ریاست جموں و پونچھ کشمیر کے کئی افراد نے جو زیادہ تر مزدور طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور میرے ماتحت کام کرتے تھے- میری دعوت الی اللہ سے احمدیت کو قبول کیا تھا-

ہمارے گاؤں دوالمیال کا ایک مشہور واقعہ فقیر مرزا دوالمیالی کا ہے جس میں فقیر مرزا دوالمیالی کو طاعون نے آلیا اور حضرت بانی سلسلہ کی صداقت کا نشان دوالمیال میں ظاہر ہوا- (تمام واقعہ حقیقۃ الوحی نشان نمبر 171 میں درج ہے-)

دوسرا واقعہ حضرت مولوی کرمداد صاحب پہلے امیر جماعت احمدیہ دوالمیال کے لڑکے عبدالمجید صاحب کا ہے جو نشان نمبر 171 کے ساتھ درج ہے-

حضرت مسیح موعود جب کرم دین بھیں کے مقدمہ میں جہلم تشریف لائے تو مجھے ان دنوں خبر نہ ہوئی ورنہ میں ضرور جاتا- ملک عبدالصمد خان (والد قاضی عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ دوالمیال) جو فقیر مرزا دوالمیالی کی تحریر میں گواہ تھے جن کا نام حقیقۃ الوحی میں درج ہے- اپنے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم گئے ہوئے تھے- انہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وہاں صدق کو مان کر بیعت کر لی-

(البدر قادیان 23-30 جنوری 1903ء فہرست رفقاء نمبر 270 صفحہ نمبر 15 جلد نمبر 2)

احمدی علماء کی دوالمیال میں

تشریف آوری

ایک مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت میر ناصر نواب صاحب اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی دعوت الی اللہ کے لئے دوالمیال تشریف لائے- مفتی محمد صادق صاحب اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کپتان غلام محمد صاحب کے بنگلہ پر صوبیدار فتح محمد کو دعوت الی اللہ کر کے دیر سے واپس آئے تو میر ناصر نواب صاحب نے فرمایا کہ بوڑھوں کو دعوت الی اللہ کا اثر اتنا جلدی نہیں ہوتا- جتنا کہ نوجوانوں کو ہوتا ہے آپ نے خشک اور سبز لکڑی کی مثال دی تھی-

حضرت منشی احمد علی صاحب

کی چند نصائح

آپ نے فرمایا دین حق میں ترقی کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کا بار بار مطالعہ کرنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے آئندہ زمانہ میں قرآن مجید اور بانی سلسلہ احمدیہ کی کتابوں پر عمل کرنے سے ہی تمام دنیا نجات پائے گی- قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ سوچ سمجھ کر پڑھو- قرآن مجید اس لئے نہیں اترا کہ غلاف چڑھا کر دروازوں کے اوپر دیواروں میں رکھ دو- بلکہ اس کو پڑھنا اور پھر عمل کرنا چاہئے-

وفات اور ربوہ میں تدفین

حضرت منشی احمد علی صاحب نے دوالمیال میں

باقی صفحہ 6 پر

قادیان کی انمٹ سنہری یادیں

پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیان

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچۂ ہائے قادیان

سال بیتا۔ دسمبر آیا اور لوگ لگے سوچنے کیسے گزرا یہ سال؟ کیا کھویا؟ کیا پایا؟ کئی اداس، کئی فکر مند۔ اور ایسی اداس فضا میں رینگتا ہوا یہ سال اختتام کی طرف بڑھ رہا۔ مگر ہماری کیفیت بالکل مختلف۔ ہماری مشتاقانہ نگاہیں تو دسمبر کے آخری ہفتہ پہ لگی ہوئیں۔ ایک انتظار کی کیفیت، ایک شدید انتظار، جلسہ سالانہ کی آمد آمد، مہمان آئینگے، ہر طرف چہل پہل ہوگئی۔ فضا دلکش آوازوں، پُر معارف باتوں سے گویا جگمگا اٹھے گی۔ سہانی صبحیں، کیف آور شامیں۔ ایک بھاگ دوڑ، مگر کیسی؟ لب پہ دعائیں اور سب مرکز نماز کی طرف رواں دواں۔ اور پھر پرالی بچھے فرش پہ بیٹھے ہوئے بڑے اشتیاق سے علمی اور روحانی مائدہ سمیٹتے ہوئے۔ اور پھر وہ لمحہ جب کہ مشتاقان دید لمبی لمبی قطاروں میں ایک مجسم نور کی طرف بڑھتے ہوئے جس کے دم سے یہ سارا ماحول جگمگا رہا، اور اس لمس کے لئے ترستے ہوئے جو زندگی بخش، اور جس میں ایسا سرور، ایسا نشہ جو ساری عمر نہ اترے .... مگر میں تو بہت آگے چلا گیا، آیئے اس ماحول، اس مقدس بستی، حضرت امام کے مسکن، قادیان کے صبح وشام کی بات کریں۔

اس چھوٹے سے گاؤں میں ایک شمع روشن ہوئی، اور جہاں شمع ہو وہاں پروانے تو آئیں گے ہی ۔ اور یہاں بھی یہی ہوا۔ دور دراز سے لوگوں نے آنا شروع کر دیا۔ اس مقدس بستی میں ایسی کشش، کہ کئی لوگ یہیں کے ہو کے رہ گئے۔ مکان بننے لگے، محلے آباد ہوئے، میرے والد محترم نے بھی کمیٹی ڈالی، کچھ رقم اکٹھی ہوئی، محلہ دارالبرکات میں زمین خرید لی۔ خود تو سرکاری ملازمت کی مجبوریوں میں جکڑے ہوئے مگران کی یہ خواہش کہ ان کی اولاد تو اس مقدس ماحول میں رہے اور یہیں تعلیم حاصل کرے۔ سو ایک مکان بن گیا اور خوش قسمتی سے وہ بھی محلہ کی بیت سے ملحقہ۔ اور کئی لوگوں نے بھی بہتر تربیت اولاد کا سوچا سو محلے آباد ہو گئے۔ اور اس طرح اداس زمین پہ رونقیں بڑھتی چلی گئیں۔ مگر یہ محلے کیسے تھے؟ مکان گو شروع میں دور دور مگر دل ایک دوسرے کے قریب۔ سب ایک ہی رسی کو پکڑے ہوئے۔ ایک ہی بندھن میں بندھے ہوئے۔ سب کی منزل ایک، آپس میں قربت و محبت، مگر ایک نظم بھی اور اس کا احترام بھی۔ ہر محلے کے ایک صدر، اور وہ کیسے لوگ؟ نہ رعب نہ شان، نہایت خلیق و مہربان۔

اپنے محلہ دارالبرکات کی بات کرتا ہوں۔ ایک بزرگ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب محلہ کے صدر۔ ہر چھوٹی، بڑی بات کے لئے ان کے گھر پہ دستک دی جاتی۔ وہ اپنی بیٹھک میں (جسے آج کل ڈرائینگ روم کہتے ہیں) تقریباً ہر وقت موجود ہوتے۔ فوراً کنڈی کھلتی اور ایک متبسم چہرہ استقبال کرتا۔ آپ بے تکلفی سے اپنا مدعا بیان کریں اور وہاں شفقت ہی شفقت۔ ہر ممکن مدد کو تیار۔ یہ بیٹھک کیا، ایک چھوٹا سا کمرہ جس میں بس 4,3 کرسیاں اور ایک میز پڑی ہوئی۔ اور میز پہ محض ایک کتاب یعنی قرآن مجید۔ دروازہ کھٹکا اور حاجی صاحب کلام ربانی کی کوئی آیت پڑھتے ہوئے سلام کا تحفہ پیش کر دیتے۔ بہت متاثر کن انتہائی سادہ ماحول بزرگ قرآن کریم پر ہر دم جھکے ہوئے۔ لب پہ تبسم، سینہ روشن، یہ تھے محلے کے صدر۔

بیت الذکر ہمارے گھر سے ملحقہ۔ ہر پانچ وقت نماز کا بلاوا دیئے جانے کی آواز بلند ہوتی مگر لاؤڈ سپیکر کی مدد سے چیختی ہوئی آواز نہیں۔ ہمارے منادی احمد دین صاحب کو آپ سردیوں میں بھی، سخت سردی کے باوجود نماز فجر سے قبل بالکل سفید کپڑوں میں ملبوس اللہ کے حضور جھکتے ہوئے دیکھ سکتے۔ کچھ نوجوان بعض اوقات ان کی نسبتاً سیاہ رنگت اور سفید کپڑوں کو دیکھ کر کوئی غلط جملہ کس دیتے۔ مگر وہ ایسے اللہ کی حمد اور تسبیح میں منہمک ہوتے کہ نہ ماتھے پہ بل، نہ غصہ، نہ کسی خفگی کا اظہار، یہاں نماز پڑھنے والے کون لوگ تھے؟ ان میں شامل تھے حضرت منشی محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ، جنہوں نے جماعت کو دو نہایت قابل عالم دیئے یعنی محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم شیخ نور احمد منیر صاحب۔ ان کے علاوہ تھے۔ حافظ قدرت اللہ صاحب (سابق مربی ہالینڈ) جن کی تلاوت کی شیرینی آج بھی کانوں میں رس گھول رہی ہے۔ اور چینی صاحب، جن کی کوٹھی تو بیت سے فاصلہ پہ تھی مگر وہ جو منزل کی شیدائی ہو وہ فاصلوں کی کب پرواہ کرتا ہے۔ حاجی صاحب کا ذکر تو پہلے ہو چکا۔ بابو فقیر اللہ صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر اکثر مذہبی مسائل پہ علمی بحث کرتے۔ پھر ایک اور عالم، ہندو مذہب چھوڑ کر احمدیت کو اپنانے والے اور پھر ایسے فدائی کہ اس کے لئے زندگی وقف کر دی اور یہ تھے مہاشہ محمد عمر صاحب جنہوں نے ہندوؤں سے بہت علمی مقابلے کئے۔ اور ان کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔ اور کئی اور بزرگ۔ بیت میں رونقیں۔ ان بزرگوں سے جگمگاتی ہوئی۔

اب تھوڑی سی بات ہو جائے نوجوانوں کی۔ صبح کی نماز کے وقت سخت سردی ہو، برف جم رہی ہو یا کڑاکے کی گرمی میں رات کروٹیں بدلتے گزری ہو، تقریباً سب نوجوان حاضر، بلکہ نماز سے قبل نوجوانوں کا ٹولہ حمد وثنا پڑھتا ہوا گھروں میں سونے والوں کو جگاتا ہوا۔ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم کچھ دوست سیر کو نکل کھڑے ہوئے مگر کس جانب؟ منزل کونسی؟ رخ ہے حضرت مسیح موعود کے آموں کے باغ کی طرف اور منزل ہے بہشتی مقبرہ۔ وہاں سب ہاتھ دعا کے لئے اٹھ جاتے۔ گویا صبح صبح ایک اللہ کے پیارے کی قربت سے مستفید۔ پھر بھاگم بھاگ گھروں کو روانہ ہوتے۔ تا سکول وقت پر پہنچا جائے۔ ہو تو رہی ہے سیر مگر کتنا معصومانہ شغل، کیا پاکیزہ مقصد پھر نوجوانوں کی دوڑ دھوپ کا نظارہ ماہ رمضان میں دیکھنے کے قابل، ہر ایک نے قرآن کریم اٹھایا ہوا اور بھاگا جا رہا ہے۔ بیت اقصیٰ کی طرف جہاں حضرت خلیفہ وقت درس دے رہے ہیں۔ دوران درس ہر ایک سر نیہوڑائے بڑے غور سے قرآن کریم کی عالمانہ تشریح سن ہی نہیں رہا بلکہ اس کے نوٹس بھی لے رہا ہے۔ پھر نوجوانوں کا ایک اور قابل رشک کام، جمعہ آیا تو نہ صرف نوجوانوں نے وقت پہ پہنچنا ہے بلکہ ایک فرض بھی نبھانا ہے۔ اس زمانے میں بجلی کے پنکھے تو ہوتے نہیں تھے (میں 40-1939ء کی بات کر رہا ہوں) اس لئے یہ فرض نوجوانوں پہ عائد کیا گیا کہ وہ نمازیوں کے لئے گرمی سے بچنے کا انتظام کریں۔ ان کے ہاتھوں میں بہت بڑے بڑے پنکھے تھما دیئے جاتے جو وہ ہلاتے ہلاتے صفوں سے گزرتے جاتے۔ ہوا کے ایک جھونکے نے نمازیوں کا استقبال کیا۔ اتنے میں دوسرا نوجوان پہنچ جاتا۔ ایک اور ٹھنڈی ہوا کا جھونکا۔ پسینے پہ کسی حد تک بند باندھا گیا۔ نوجوانوں کا اپنا پسینہ بہہ رہا ہے مگر وہ خوش کہ دوسروں کو قدرے آرام پہنچایا۔

آیئے تعلیم الاسلام سکول کے اندر بھی جھانک لیں۔ بڑے لائق اساتذہ، خیال رکھنے والے شفیق اور مہربان مگر جہاں ضرورت ہو سخت گیر بھی۔ اس زمانہ کے دو واقعات ذہن پر ابھر رہے ہیں سکول میں زیادہ تر تو احمدی لڑکے ہی داخل تھے مگر اس کے دروازے اوروں کے لئے بھی کھلے تھے وہ بھی بے دھڑک داخل ہوتے کیونکہ جانتے تھے کوئی تعصب، کوئی غیریت کا سلوک نہیں ہوگا۔ ایک غیر از جماعت نوجوان اعتراضات کا پلندہ اکٹھا کر کے لاتے اور یہ اعتراض بے تکلفی سے داغ دیتے۔ شاید وہ امتحان لیتے یا تماشہ دیکھتے۔ استاد محترم نہ غصہ مناتے نہ انہیں روکتے بلکہ مناسب جواب دیتے۔ مگر مجھے نہیں یاد کہ اس نوجوان نے جوابات کو قبول کرتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا ہو۔ (کم ہوتے ہیں جو شکست تسلیم کریں) بہرحال اس بہانے سب طالب علم مسائل اور ان کے معقول جوابات سے واقف ہو جاتے۔ دوسرا واقعہ جو ذہن میں ابھر رہا ہے وہ ذاتی سا ہے۔ نویں جماعت کے سالانہ امتحان میں میرا حساب کا حل شدہ پرچہ کسی وجہ سے گم ہو گیا۔ اساتذہ کرام جانتے تھے کہ یہ طالب علم سب مضامین میں ٹھیک ٹھاک ہے اور وہ اس بنا پر اگلی جماعت میں ترقی دے سکتے تھے لیکن نہیں یہاں نہ رعایت ہوگی نہ کسی اصول کی خلاف ورزی۔ طالب علم پاس تبھی قرار دیا جائے گا جب وہ مقررہ طریق سے گزر کر مقررہ معیار تک پہنچے۔ استاد محترم نے تکلیف کی۔ میرے لئے ایک اور پرچہ بنایا اور مجھے یاد ہے کہ سکول کی چھت پر بیٹھ کر میں نے اکیلے پرچہ حل کیا۔ الحمد للہ تقریباً پورے نمبر آ گئے اور میں پاس قرار دیا گیا مگر نہ رعایت ہوئی نہ اصول کی خلاف ورزی۔ اس عمل نے یہ بات ذہن پہ نقش کر دی کہ اصولوں کی پاسداری لازمی ہے۔

واپس چلتے ہیں قادیان کی ایک اور برکت کی طرف حضرت امام جماعت گھر کے قریب۔ وہاں سے آتی ہوئی خوشبو ہر کس و ناکس کو اپنی جانب کھینچتی۔ عورتوں کو یہ سہولت حاصل کہ وہ چولہے چوکے سے فارغ ہوئیں تو حضرت اماں جان کی کشش انہیں اس گھر کی طرف کھینچ لے گئی۔ میری والدہ محترمہ بھی اکثر اس ماحول میں کچھ وقت گزارتیں اس پرنور چہرہ پہ کچھ دیر ٹکٹکی جمائے رکھتیں۔ ان محبت بھری باتوں سے اپنی جھولی بھرتیں۔ شفقت و رأفت کا تحفہ سمیٹتیں اور بڑی مسرور، بڑی خوش گھر لوٹتیں، ایک بار حضرت ام طاہر کے ہاں بیٹھی تھیں کہ موجودہ حضور (جو ابھی طالب علم تھے) تشریف لائے۔ حضرت آپا مریم نے جس محبت سے اپنے فرزند کا استقبال کیا اور جو اس وقت فرمایا وہ امی نے ہمیں بتلایا اور آج بھی ذہن میں تازہ ہے بلکہ میں نے جسارت کر کے حضرت امام کو اس واقعہ کی تفصیل اس وقت لکھ بھیجی جب آپ منصب خلافت پہ متمکن ہوئے۔

قادیان میں رہائش کا ایک فائدہ اور کہ حضور کی قربت کا موقعہ بھی مل جاتا۔ بلکہ ایسا بھی ہوا کہ حضور بہ نفس نفیس کسی گھر میں بھی تشریف لائے اور ایسی خوش بختی ہمارے حصہ بھی آئی۔ ہوا یہ کہ جب والد محترم نے مکان بنوایا تو حضور سے درخواست کی کہ تشریف لائیں اور برکت بخشیں۔ مگر ایسا نہ ہوسکا۔ لیکن جلسہ سالانہ کے ایام میں جب حضور معائنہ فرماتے ہوئے ریلوے اسٹیشن پہنچے تو حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے عرض کی کہ ڈاکٹر میاں محمد اشرف صاحب کا مکان قریب ہے اور وہ حضور سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ حضور درخواست قبول کرتے ہوئے مکان پہ تشریف لائے اور قدوم میمنت لزوم سے نوازا ڈھیروں دعائیں دیں اور اس طرح قادیان میں رہائش کے طفیل ہمیں یہ نعمت بھی میسر آئی۔

الغرض کیا خوب جگہ تھی۔ کیا علمی ماحول۔ روحانیت میں رچی بسی فضا، ایک چھوٹا سا واقعہ اور سن لیجئے۔ میں ایک نویں جماعت کا طالب علم، قادیان کے ایک میدان جسے ریتی چھلہ کہتے سے گزر رہا تھا دیکھا کہ

میرے آگے ایک بزرگ، سفید لباس میں ملبوس نپے تلے قدم اٹھاتے چلے جارہے ہیں۔ کچھ قریب ہوا تو پہچان لیا کہ یہ حضرت مولوی شیر علی صاحب ہیں۔ میرے قدم تیز ہو گئے۔ ان بزرگوں کو سلام کر کے دعا لینے کی خواہش مچلنے لگی۔ مگر حضرت مولوی صاحب نے جب پیچھے قدموں کی ہلکی سی آہٹ سنی تو انہوں نے جان لیا کہ کوئی پیچھے آرہا ہے اور بغیر پیچھے دیکھے السلام علیکم کہہ کے سلام کرنے میں پہل کر دی اور میں ہکا بکا کہ یہ فرض تو مجھے ادا کرنا تھا۔ یہ سعادت تو میں حاصل کرنا چاہتا تھا مگر پہل کر گئے وہ عظیم بزرگ، وہ جنہوں نے ارشاد نبویؐ کے مطابق سلامتی کی دعا دینے میں سبقت لے جانے کو اپنا شعار بنایا۔ سو یہ ثواب یہ محترم بزرگ لے گئے۔ الحمدللہ ان سے مصافحہ کی سعادت حاصل ہو گئی اور یوں محسوس ہوا گویا ایک شفقت و محبت کی لہر جسم میں داخل ہو کے ایک سرور دے گئی جس کا نشہ تادیر قائم رہا۔ سبحان اللہ، کیا ماحول تھا۔ کیا فضا، کیسے کیسے بزرگ، کتنی پاکیزگی، کیا نورانی فضا، کیا روحانیت؟

اور آیئے ایک بار پھر جلسہ قادیان کی طرف لوٹ جائیں۔ اور اب کے جلسہ سالانہ 1991ء کی یاد ابھر رہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ ایک خوبصورت سٹیج جس پہ بہت سے بزرگ اپنی تمام نورانیت کے ساتھ جلوہ افروز ہیں نیچے کرسیوں کی لمبی قطاریں جن پہ مختلف ممالک سے آنے والے زائرین کانوں پہ ائرفون لگائے چھ زبانوں میں ترجمہ شدہ تقاریر اپنی زبان میں بڑے انہماک سے سن رہے ہیں۔ ان میں گورے بھی ہیں، کالے بھی، یورپ کے بھی، امریکہ کے بھی، افریقی بھی اور ایشیائی بھی۔ پھر وہ معزز مہمان بھی جو جماعت سے تو متعلق نہیں مگر انہیں بھی کشش اس چھوٹی سی بستی کی طرف کھینچ لائی، وہ گمنام بستی جو آج مرجع خلائق ہے۔ ہر طرف بینر ہی بینر۔ ان میں سے ایک اسیران راہ مولا کی جدائی کا احساس دلاتا ہوا۔ ان سب کے اوپر ہے سایہ فگن لوائے احمدیت۔ جو ایک عجیب شان سے لہرا رہا ہے۔ سٹیج سے ایک محبوب، پرجلال اور پرسوز آواز ابھرتی ہے اور دل کی گہرائیوں میں اترتی جاتی ہے۔ ایک سحر، ایک جادو جو سب کو مسحور کئے ہوئے۔ اور پیغام ہے محبت کا، آشتی کا، امن کا، یہ اسی پیغام کی بازگشت ہے جو آج سے تقریباً سو سال قبل حضرت بانی سلسلہ نے سب مذاہب کے لوگوں کو دیا۔ آئیں ہم ان امور پہ متفق ہو جائیں جو ہم میں مشترک ہیں۔ آیئے انسانیت کے نام پر محبت اور آشتی کا راگ الاپیں۔ آیئے نفرتوں اور کدورتوں کو دفن کر دیں اور انسانیت کے رشتہ میں منسلک ہو کر ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں۔ فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھتی ہے۔ انسانیت زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد، تقریر لمبی ہو جاتی ہے تو حضور دریافت کرتے ہیں "تھک تو نہیں گئے؟" لوگ پرجوش آواز میں اپنے اشتیاق کا اظہار کر کے پیغام کے دل کی گہرائیوں تک پہنچ جانے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس تقریر دلپذیر سے قبل ایک نظم پڑھی جاتی ہے۔ اس عظیم انسان کی نظم، جسے بادل ناخواستہ قادیان کو خیرباد کہنا پڑا اور جو اس کی جدائی میں عمر بھر تڑپتا رہا۔ اس کی محبت میں بےقرار رہا۔ مضطرب رہا۔ سیماب سا رہا۔ مگر یہ حسرت دل میں ہی لئے اس دارفانی سے رخصت ہوا۔ کتنی حسرت تھی، کتنا پیار تھا۔ حضرت مصلح موعود کے اس شعر میں۔

جب کبھی تم کو ملے موقعہ دعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہل وفائے قادیان

وہ جو اس عظیم وجود کو جانتے تھے، اس شعر سے تڑپ اٹھے، روئے، بلبلائے، اس پیارے وجود کی یاد میں کئی آنکھیں پرنم ہوئیں، کئی چھلک پڑیں۔ ایک پیارے کی یاد، ایک پیاری یاد، دل کی کیا حالت کر گئی۔

زخم تازہ کر گئی باد صبائے قادیان

بقیہ صفحہ 4

وفات پائی۔ آپ موصی تھے۔ آپ کو وصیت کے مطابق بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس کا مکین بنائے۔ آپ کی قبر پر مندرجہ ذیل کتبہ نصب ہے حضرت منشی احمد علی صاحب ولد میاں محمود احمد صاحب سکنہ دوالمیال۔ وصیت نمبر 15452 سن وفات 10-12-65 عمر 105 سال۔ پیدائش 1860ء سن بیعت 1902ء آپ بہشتی مقبرہ میں قطعہ نمبر 11 لائن نمبر 26 قبر نمبر 5 میں مدفون ہیں۔

اے رب العالمین دوالمیال جماعت کو اس رفیق حضرت مسیح موعود کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اور ترقیات عطا فرما (آمین)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34615 میں زبیدہ محمود زوجہ محمود احمد خالد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال چک نمبر L-11-6/11 ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/7000 روپے۔ 2- طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/31000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ زبیدہ محمود زوجہ محمود احمد خالد چک نمبر L-11-6/11 ضلع ساہیوال گواہ شد نمبر 1 صوفی ثناء اللہ ولد چوہدری رحمت علی چک نمبر L-11-6/11 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد خالد ولد شریف احمد چک نمبر L-11-6/11 ضلع ساہیوال

مسل نمبر 34616 میں صدف ایاز بنت مشتاق احمد ایاز قوم پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سولہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/4400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صدف ایاز بنت مشتاق احمد ایاز دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالمومن محمود وصیت نمبر 23657 گواہ شد نمبر 2 محمد صدیق وصیت نمبر 18639

مسل نمبر 34617 میں صائمہ ایاز بنت مشتاق احمد ایاز قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے انیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/3900 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صائمہ ایاز بنت مشتاق احمد ایاز دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالمومن محمود وصیت نمبر 23657 گواہ شد نمبر 2 محمد صدیق وصیت نمبر 18639

مسل نمبر 34618 میں جمیل احمد ولد منور احمد قوم بھوپال پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع دارالنصر وسطی ربوہ مالیتی -/700000 کا 1/3 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جمیل احمد ولد منور احمد دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد خان وصیت نمبر 17545 گواہ شد نمبر 2 عطاء المصور وصیت نمبر 30856

مسل نمبر 34619 میں اختر نسیم زوجہ محمد رفیق قوم برلاس پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- طلائی زیورات وزنی ساڑھے چار تولے مالیتی -/27000 روپے۔ 2- نقد رقم -/50000 روپے۔ 3- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ اختر نسیم زوجہ محمد رفیق دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 قمر الدین ولد ظہیر الدین دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد حفیظ ولد دین محمد دارالنصر وسطی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

٭ مکرم ظریف احمد قمر صاحب صدر جماعت Wixhausen جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ اختر درانی صاحبہ سابقہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی کی والدہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد شریف صاحب سابق کارکن دفتر امور عامہ مورخہ 8فروری 2003ء جرمنی میں بعمر 73 سال انتقال کر گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا مورخہ 17فروری 2003ء بعد نماز ظہر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ خدا کے فضل سے ساری اولاد خدمت دین میں مصروف ہے۔ موصوفہ مکرم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ وقف جدید کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ متقی۔ مہمان نواز اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

٭ مکرم ناظم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ دوبئی تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب آف ملتان حال دوبئی ابن بابو اکبر علی صاحب مرحوم آف سٹار ہوزری قادیان 5فروری 2003ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 10فروری 2003ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں پڑھائی۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ مکرم چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی منظوری سے جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی قائم کی اور یہاں دس سال تک بحیثیت پریذیڈنٹ خدمت انجام دینے کی توفیق پائی۔ 1953ء میں امیر جماعت ملتان کے عہدے پر فائز ہوئے اس کے علاوہ دیگر عہدوں پر خدمت انجام دینے کی توفیق ملتی رہی۔ 2000ء سے دوبئی میں مقیم تھے۔ آخر دم تک جماعت کی ہر مالی تحریک میں نیز طوعی چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور اپنے اہل وعیال کو بھی خوشی خوشی حصہ لینے کی ترغیب دیتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ بنت محمد بشیر صاحب چغتائی کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے نیز اعلیٰ صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

نکاح وشادی

٭ مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی نمود سحر صاحبہ کی شادی کی تقریب مورخہ 23دسمبر 2002ء کو اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے مکرمہ نمود سحر کے نکاح کا اعلان مکرم عبدالودود صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب آف ملتان سے ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ بعدازاں رخصتی پر مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے دعا کروائی۔ مورخہ 25دسمبر کو مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب نے ملتان میں ولیمہ کا انتظام کیا۔ مکرمہ نمود سحر صاحبہ مولانا عبدالرحیم درد صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم مصلح الدین صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب کی نواسی ہیں۔ نیز مکرم عبدالودود صاحب مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے بھتیجے ہیں۔ احباب جماعت سے رشتہ کی کامیابی اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بابت ترکہ مکرم سردار فیروز الدین صاحب)

٭ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالرافع مقرب صاحب مکان نمبر A-13/13 دارالصدر جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم سردار فیروز الدین صاحب ولد مکرم چوہدری فقیر محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 8/212 امانت تحریک جدید ربوہ میں مبلغ -/1574 روپے جمع ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب (بیٹا)
(2) محترم جمال دین صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ حنیفہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ عائشہ خاتون صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سیمینار یوم مصلح موعود

٭ مورخہ 19فروری 2003ء بروز بدھ بعد نماز عصر مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام انصاراللہ پاکستان کی بالائی ہال میں یوم مصلح موعود کے حوالے سے ایک سیمینار منعقد ہوا۔ اس تقریب کی صدارت حضرت مرزا عبدالحق صاحب صدر مجلس افتاء وامیر ضلع سرگودھا نے فرمائی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم بشارت احمد محمود صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں اور آپ کے کارناموں کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ آپ کے خطاب کے بعد مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب نے اپنا منظوم کلام پیش کیا جس کے بعد صدر محفل حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے حضرت مصلح موعود کی حسین یادوں کا تذکرہ کر کے حاضرین کو مستفیض کیا۔ ان یادوں میں حضور کے معمولات آپ کا رہن سہن آپ کی سادگی محنت خدمت دین کے غیر معمولی کارناموں کو مختصر بیان فرمایا۔ اس تقریر کے بعد مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب نائب زعیم اعلیٰ ربوہ نے دارالقضاء کے حوالہ سے حضرت مصلح موعود کے کارناموں کا تذکرہ کیا۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔ جس کے بعد یہ علمی نشست اختتام پذیر ہوئی۔ جس سے 150 احباب نے استفادہ کیا۔

سانحہ ارتحال

٭ مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ملک محمد اقبال صاحب آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 16فروری 2003ء بروز اتوار بعمر 82 سال وفات پا گئے ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ 17فروری 2003ء بروز سوموار بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم انجمن احمدیہ وقف جدید نے دعا کروائی۔ محترم ملک صاحب مرحوم 1921ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام مکرم ملک محمد شفیع صاحب تھا۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ طبیعت میں بڑی سادگی اور انکسار پایا جاتا تھا۔ نماز باجماعت کے پابند عبادت گزار اور دعا گو وجود تھے۔ آپ کا مکان بیت احمدیہ چونڈہ کے پاس تھا۔ جس کے نتیجہ میں آپ کو مہمان نوازی کی بھی حتی المقدور توفیق ملتی رہتی تھی محترم ملک صاحب نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم ملک احسان محمود صاحب، مکرم ملک عرفان محمود صاحب اور تین بیٹیاں محترمہ تنویر اسلام صاحبہ، محترمہ انوار طاہرہ صاحبہ اور محترمہ تبسمہ نورین صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا کی جاتی ہے۔

نکاح

٭ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید تحریر کرتے ہیں کہ:- مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے بیت الذکر اسلام آباد میں مکرمہ وجیہہ طاہر صاحبہ بنت مکرم طاہر احمد رشدی صاحب اسلام آباد کے نکاح ہمراہ مکرم عبدالصبور صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب قرطبہ سپین کا اعلان مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر 31جنوری 2003ء کو کیا۔ مکرمہ وجیہہ طاہر مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب (سابق صدر جماعت) چکوال کی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالقیوم صاحب (سابق صدر جماعت) سرائے عالمگیر کی نواسی ہیں۔ اسی طرح مکرم عبدالصبور صاحب مکرم چوہدری عبدالقیوم صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بہت برکتوں والا اور مثمر بثمرات حسنہ بنادے۔

نکاح وشادی

٭ مکرم ملک ناصر احمد صاحب کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید ابن مکرم ملک اللہ بخش صاحب واقف زندگی کارکن وکالت دیوان کا نکاح ہمراہ مکرمہ امۃ الرشید ظفر صاحبہ بنت مکرم محمد ظفر صاحب دارالنصر غربی ربوہ مورخہ 15فروری 2003ء محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے بعوض مہر بیس ہزار روپے پڑھا اور رخصتی کی دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 16فروری کو مکرم ملک اللہ بخش صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس کے اختتام پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ مکرمہ امۃ الرشید ظفر صاحبہ مکرم محمد سعید صاحب کارکن دفتر وصیت ابن حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (سبز پگڑی والے) کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ایک علمی نشست

٭ حفظان صحت کے حوالے سے مورخہ 20فروری 2003ء نیشنل کالج ربوہ میں ایک علمی نشست زیر صدارت محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب منعقد ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب پرنسپل کالج نے اس نشست کا مقصد اور مہمانوں کا تعارف کروایا۔ بعدازاں ہومیو ڈاکٹر عبدالباسط قمر صاحب اور ہومیو ڈاکٹر راجہ رفیق احمد صاحب نے بالترتیب ہومیوپیتھی کی تاریخ اور حفظان صحت کے اصول بیان کئے۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب کے مختصر خطاب کے بعد دعا پر اس کا اختتام ہوا۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	24فروری	زوال آفتاب	12-22 :
سوموار	24فروری	غروب آفتاب	6-04 :
منگل	25فروری	طلوع فجر	5-17 :
منگل	25فروری	طلوع آفتاب	6-39 :

جاں بحق ہونے والے فضائیہ کے افسران کی چکلالہ ائیر بیس پر نماز جنازہ

پاک فضائیہ کے سربراہ ائر چیف مارشل مصحف علی میر'ان کی اہلیہ بیگم مصحف علی میر' ائر وائس مارشل عبدالرزاق اور ائر وائس مارشل سلیم اے نواز سمیت فضائیہ کے 17 افسران وسٹاف کی نماز جنازہ چکلالہ ائربیس کے ہوائی اڈہ کے وسیع وعریض میدان میں ادا کی گئی۔جس میں صدر مملکت جنرل مشرف' وزیراعظم ظفراللہ خان جمالی' فوجی حکام' وزراء' اور دیگر افراد کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔صدر مملکت نے نماز جنازہ سے قبل اپنے خطاب میں ائر چیف مصحف علی میر اور دیگر افراد کے پیشہ وارانہ کیریئر کی شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔انہوں نے کہا کہ یہ ایک عظیم قومی سانحہ ہے تاہم ائرفورس اپنا عزم اور مورال بلند رکھے۔

تحقیقات کیلئے عالمی اداروں کی پیشکش

پاک فضائیہ کے طیارے کی تباہی کی تحقیقات میں مدد دینے کیلئے بہت سی مغربی کمپنیوں نے تکنیکی امداد کی پیشکش کی ہے۔ امریکی اور نیٹو ممالک کے فوجی ماہرین نے اس حادثے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ایک فوجی ماہر نے اس حادثے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ایک فوجی ماہر نے برسلز میں بتایا کہ ان کے لئے بہت حیران کن ہے کہ طیارہ حادثے میں تباہ ہوا کیونکہ فوکر طیارہ تکنیکی لحاظ سے بہت محفوظ سمجھا جاتا ہے۔فوکر طیارہ امریکی فضائیہ سمیت بہت سے ملکوں کی فضائیہ میں شامل ہے۔

سانحہ کوہاٹ میں تخریب کاری کا امکان نہیں

وزیرداخلہ نے کہا ہے کہ سانحہ کوہاٹ کی ابتدائی تحقیقات کے مطابق یہ سانحہ کسی تخریب کاری کا نتیجہ نہیں ہے۔ چکلالہ ائربیس پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قاضی حسین احمد اور دوسرے سیاستدانوں کو سانحہ کوہاٹ کے بارے میں بیان بازی میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔اپوزیشن معاملہ اسمبلی کے اندر اٹھانے میں آزاد ہے۔سیاستدانوں کو تحقیقاتی بورڈ میں شامل کیا جانا ضروری نہیں تھا۔ فضائیہ بھی حکومت کا حصہ ہے۔ حکومت سانحہ کوہاٹ کی رپورٹ ہرصورت میں منظر عام پر لائے گی لیکن رپورٹ کے تیاری دوچار روز کی بات نہیں۔

لاہور سٹاک ایکسچینج پر پولیس کا چھاپہ

لاہور سٹاک ایکسچینج کے سابق قائمقام چیئرمین سید عاصم ظفر' ڈائریکٹرز اور ملازمین کی گرفتاری کیلئے پولیس نے لاہور سٹاک ایکسچینج میں چھاپہ مارا لیکن تمام ملازم چھاپے سے قبل ہی اطلاع ملنے پر فرار ہو گئے۔پولیس کو ناکامی ہوئی۔ممتاز صنعت کار افتخار شفیع نے ایک روز قبل تھانہ سول لائنز میں ایف آئی آر درج کروائی تھی کہ ان 15۔افراد نے ملی بھگت اور دھوکہ دہی سے اربوں روپے لوٹ لئے ہیں۔

امریکی کانگرس مسئلہ کشمیر زیر بحث لائے

نیو ہیمپشائر کی سینٹ نے بھاری اکثریت سے ایک قرارداد منظور کی ہے جس کے ذریعے امریکی کانگرس سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ کشمیر کے تنازعے کو زیر بحث لائے اور تمام جماعتوں سے کہے کہ وہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر پر عمل کریں۔نیو ہیمپشائر پہلی امریکی ریاست ہے جس نے امریکی کانگرس سے یہ مطالبہ کیا ہے۔تاکہ جنوبی ایشیا کے اس خطرناک مسئلے کو حل کر کے علاقے میں امن واستحکام پیدا کیا جائے۔اس قرارداد میں اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ مسئلہ کشمیر کی وجہ سے تین جنگیں ہو چکی ہیں اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے لوگوں کی زندگی جہنم بنائی ہوئی ہے۔

امریکی نائٹ کلب میں آتشزدگی 95 ہلاک

امریکہ میں روڈ آئی لینڈ کے علاقے ویسٹ واروک کے ایک نائٹ کلب میں آگ لگنے سے کم ازکم 95 افراد زندہ جل گئے اور 60 سے زائد شدید زخمی ہو گئے آگ سے کلب مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔آتشزدگی کی وجہ نائٹ کلب میں آتشبازی کے مظاہرے کو قرار دیا گیا ہے۔ حادثے کے فوراً بعد پولیس اور فائر بریگیڈ کے حکام موقع پر پہنچ گئے۔انہوں نے زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا اور آگ بجھانے کی کوشش شروع کر دی۔رات گیارہ بجے کے قریب آگ لگی۔اس وقت 300 افراد ہال میں موجود تھے۔کئی افراد بھگدڑ کے دوران بھی زخمی ہوئے۔ واقعات کی تحقیقات جاری ہیں۔

عراق پر بڑے حملے کی تیاریاں مکمل

امریکہ نے عراق پر ایک بڑے حملے کیلئے جنگی تیاریاں مکمل کر لی ہیں جبکہ سفارتی محاذ پر امریکہ اور برطانیہ سلامتی کونسل میں نئی قرارداد آئندہ ہفتے پیش کریں گے۔بی بی سی ٹی وی کو انٹرویو میں امریکی وزیرخارجہ کولن پاول نے کہا کہ نئی قرارداد میں یہ بات واضح کی جائے گی کہ عراق اقوام متحدہ قراردادوں پر عمل درآمد نہیں کررہا۔اور قرارداد نمبر 1441 کی خلاف ورزی کا مرتکب ہورہا ہے۔

52 افریقی ممالک نے عراق پر حملے کی مخالفت کر دی

فرانس کے دارالحکومت پیرس میں 52 افریقی ممالک نے اپنے ایک اجلاس کے بعد اختتامی اعلامیے میں عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی مخالفت کی ہے۔

ملکی وغیر ملکی سرمایہ کاری پروگرام

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا کہ صوبے میں صنعتوں کے فروغ کیلئے ملکی وغیرملکی سرمایہ کاری کا جامع پروگرام مرتب کرلیا گیا ہے۔ صنعت کاری کی رفتار تیز ہونے سے ہی اقتصادی بحالی' بے روزگاری پر قابو اور فی کس آمدنی میں اضافہ ممکن ہوگا۔ مختلف شہروں میں انڈسٹریل زونز بنائے جارہے ہیں۔ سہولتوں کی فراہمی ون ونڈو کے ذریعے اور کوئی ٹیکسوں کی چھوٹ ہوگی۔ذرائع آمدورفت بڑھائے جارہے ہیں۔ انڈسٹریل کریڈیٹ کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ٹیکسٹائل' بجلی' ہاؤسنگ وٹرانسپورٹ اور دیگر سیکٹرز میں بڑے منصوبوں پر سرمایہ کاری کی جائے گی۔

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد بجہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع کراچی میں بھیج رہا ہے۔

1۔توسیع اشاعت الفضل۔
2۔وصولی چندہ الفضل و بقایات جات۔
3۔ترغیب برائے اشتہارات

(مینیجر الفضل)

گاڑی برائے فروخت

ایک عدد گاڑی (کیری وین) ائرکنڈیشنڈ ماڈل 2001 اچھی حالت میں برائے فروخت ہے۔
خواہش مند حضرات رابطہ کریں

رابطہ: مینیجر روزنامہ الفضل فون 213029

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں ہو گی
محمود جیولرز
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون شوروم 212381
پروپرائٹر: چوہدری محمود احمد راجپوت

ضرورت پرنسپل ولیڈی ٹیچرز

ہمیں اپنے تعلیمی ادارے کیلئے ایک محنتی۔تجربہ کار اور مخلص لیڈی پرنسپل کی ضرورت ہے۔تعلیمی قابلیت ایم۔اے/ایم ایس سی یا بی۔اے/بی ایس سی بی ایڈ ہو نیز سکول میں وسعت کے پیش نظر بی۔اے/بی۔ایس سی بی۔ایڈ لیڈی ٹیچرز بھی درکار ہیں درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ 28 فروری ہے۔انٹرویو کیلئے ہر درخواست دہندہ کو الگ الگ بلوایا جائے گا۔
نوٹ۔سکول ہذا کو ایک آیا کی بھی ضرورت ہے۔
خواہش مند رابطہ کریں۔ فون 04524-212745
مینیجر کڈز وزڈم ہاؤس ربوہ

چھوٹا قد۔ کمزور بچے۔ بھوک کی کمی

APPETIZER CAPS	25/-	قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے مفید کیپسولز
BABY TONIC	25/-	شیرخوار بچوں کی کمزوری' دانت نکالنے کی تکالیف' دستوں وغیرہ میں مفید دوا
BABY GROWTH COURSE	60/-	کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما بھوک بڑھانے اور جسمانی توانائی کیلئے
DWARFISHNESS COURSE	200/-	قد کا چھوٹا ہونا' بچوں بچیوں کی رکی ہوئی نشوونما' جسم کی کمزوری اور بونا پن کیلئے

ادویات' لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار۔ربوہ پاکستان
فون: ہیڈ آفس 213156 کلینک 214606' سیلز 214576 فیکس (04524)212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29